حدیثِ پاک "اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا" کی وضاحت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس کے بارے میں کہ اس حدیث پاک کہ "اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔" اس سے کیا مراد ہے؟ رہنمائی فرما دیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ، لوگوں کی صورتیں اور اموال اللہ تعالی سے پوشیدہ رہتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالی سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے، لہذا بندوں کے اموال اور ان کی صورتیں بھی ضرور اس پر عیاں ہیں، تو اس حدیث پاک سے مراد یہ ہے کہ: لوگوں کے حسین و بدصورت ہونے اور ان کے اموال کے کم یا زیادہ ہونے کا اس کے ہاں کوئی اعتبار نہیں ہے، بلکہ دل میں موجود اچھی صفات صدق، یقین، اخلاص، تقوی وغیرہ اور بری صفات ریاکاری کا ارادہ، طلب شہرت، حب جاہ، حسد و تکبر وغیرہ کا اعتبار ہے، اور اسی طرح اعمال کے درست ہونے اور فاسد ہونے کا اعتبار ہے، لہذا انہی کے مطابق بندوں کو جزا و سزا ملے گی۔ صحیح مسلم شریف میں ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ لا ینظر إلی صورکم وأموالکم، ولكن ینظر إلی قلوبکم وأعمالکم" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل تمہاری صورتوں اور اموال کی طرف نظر نہیں کرتا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف نظر فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، جلد4، صفحہ1987، حدیث: 2564، دار احیاء التراث العربی)

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں اس حدیث پاک کے تحت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "أي: نظر اعتبار (إلی صورکم): إذ لا اعتبار بحسنها وقبحها (وأموالکم): إذ لا اعتبار بكثرتها وقلتها (ولكن)۔۔۔(ینظر إلی قلوبکم) أي: إلی ما فیها من الیقین، والصدق، والإخلاص، وقصد الریاء، والسمعة، وسائر الأخلاق الرضیة، والأحوال الردیة (وأعمالکم) أي: من صلاحها وفسادها، فیجازیکم علی وفقها" یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر اعتباری سے تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا کیونکہ اس کے ہاں تمہاری خوبصورتی و بدصورتی کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ وہ تمہارے اَموال کی طرف نظر فرماتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک ان کی قِلَّت وکَثْرَت (کمی و زیادتی) کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ دلوں میں موجود یقین، صِدق، اِخلاص، رِیا کا ارادہ، شہرت اور بقیہ اَخلاقِ حَسَنَہ (اچھے اخلاق) اور اَخلاقِ سَیِّئَہ (برے اخلاق) کو دیکھتا ہے اور تمہارے اَعمال دیکھتا ہے یعنی ان کی درستی و فساد کو اور پھر اس کے مطابق تمہیں اُن اعمال کی جزا عطا فرمائے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد8، صفحہ3331، مطبوعہ: بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-4433

تاریخ اجراء : 20 جمادی الاولیٰ 1447ھ / 12 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net